حسینؑ کا تعارف

عاشق اہلبیت مولانا عینی شاہ نظامی صاحب قبلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ

ان کے فضائل کا کیا بیان ہو جو سراپائے فضائل اور روح فضائل تھے ۔ بلکہ فضائل کا وجود محمدؐ و آل محمدؐ سے منصۂ شہود پر نظر آرہا ہے۔ حسینؑ بن علی اباً و اناً ہاشمی، قریشی و مطلبی اہل بیت اور آل محمدؐ تھے۔ خیر الوریٰ کے نواسے، خیر البشر کے بیٹے اور خیر النساء کے جگر گوشہ تھے۔ آپ نسباً و حسباً خیر الاخیار اور خلاصہ ابرار تھے صورت میں سیرت میں شبیہ پیغمبر، چال میں چلن میں مثل حیدرؑ علم میں عمل میں نظیر رسولؐ، عصمت میں عفت میں فرزند بتولؑ عند اللہ مقبول اور عندالرسولؐ محبوب تھے۔ حسینؑ کی ہر ادا فضیلت، حسینؑ کا ہر عمل فضیلت ہے، اخلاق الٰہی ان کی فطرت، شمائل محمدیؐ ان کی سیرت، ہم ان کے محاسن کیا گنوا سکیں، ہم ان کی فضیلتیں کہاں تک گن سکیں، ہم ان کے نام لیوا، ہم ان کے کلمہ خواں، ہم ان کے غلام اور وہ ہمارے آبا و اجداد کے امام، ہماری بساط کیا جو ان کے مناقب لکھ سکیں۔ یہ فضائل کے سرچشمہ یہ محاسن کے گنجینہ، یہ شمائل کے خزانہ یہ افاضل کے سرحلقہ اور اکابر کے ائمہ، یہ حسنات بانٹنے والے یہ درجات بلند کرنے والے، یہ قسیم النار والجنۃ، یہ شفیع الانام والامۃ یہ مولا ہم غلام، یہ امام اور ہم عوام، یہ حسینؑ اور ہم خاک نعلین۔

یہ آسمان ولایت، یہ آفتاب امامت، یہ گوہر کان امامت یہ تنویر صداقت، یہ تصویر شہادت، یہ قدسی صفت، یہ عرشی منزلت یہ جبریل مرتبت، یہ فرشتہ سیرت، یہ معدن علم و حیاء یہ مخزن صدق و صفا یہ سراپائے تسلیم و رضا، یہ دریائے جود و عطا، یہ سفینۂ نجا، یہ خزینۂ سخا، یہ سید الشہداء، یہ محبوب خدا، یہ نور دیدہ محمد مصطفیٰؐ ہیں۔

ان کی عظمت مسلمہ، ان کی فضیلت محکمہ، ان کی طہارت منصوص ان کی عصمت محفوظ، ان کی مودت فرض، ان کی اطاعت واجب ان کی امامت شہود، ان کی ولایت مشہور، ان کی کرامت متواتر ان کی خرق عادت متکاثر، ان کی طاقت عیاں، ان کی قدرت نمایاں، ان کی عبادت مہتم بالشان۔ ان کی سخاوت زباں زد انس و جاں، ان کی قابلیت خداداد، ان کی علمیت اظہر من الشمس، ان کی نماز تلوار کے نیچے، ان کی تلاوت سر نیزہ، ان کی نسبت محمدؐ سے، ان کی قرابت محمدؐ سے، ان کی طینت محمدؐ کی، ان کی خلقت محمدؐ کی، ان کی تعریف قرآن میں، ان کے مناقب حدیث میں، ان کے فضائل کتاب میں، ان کے شمائل بوتراب میں، یہ نظیر محمدؐ ہیں، یہ جانِ پیمبر ہیں، یہ سبطِ اصغر ہیں۔ یہ نفس محمدؐ ہیں۔

ان کے نانا سید الاولین والآخرین ہیں، ان کے نانا افضل الانبیاء والمرسلین ہیں، ان کے نانا سید اولاد آدم ہیں، ان کے نانا افضل من کان و من یکون ہیں ان کے نانا رحمۃ اللعالمین ہیں، ان کے نانا شفیع المذنبین ہیں، ان کے نانا مہبط وحی و قرآن ہیں، ان کے نانا خلیفہ رحمٰن ہیں، ان کے نانا عالم ما کان و ما یکون ہیں، ان کے نانا اول کن فیکون ہیں، ان کے نانا آخر الانبیاء ہیں، ان کے نانا حبیب اللہ ہیں، ان کے نانا رسول اللہ ہیں۔

ان کے باپ اول کلمہ گو ہیں، ان کے باپ فرشتہ خو ہیں، ان کے باپ صدیق اکبر ہیں، ان کے باپ صفدر و حیدرؑ ہیں، ان کے باپ قرآن ناطق ہیں، ان کے باپ لسان صادق ہیں، ان

کے باپ اذن داعیہ ہیں، ان کے باپ حجۃ اللہ ہیں، ان کے باپ سید دنیا وآخرت ہیں، ان کے باپ امام المشارق والمغارب ہیں، ان کے باپ مظہر عجائب وغرائب ہیں، ان کے باپ افضل امت ہیں، ان کے باپ اول امت ہیں، ان کے باپ احب خلق اللہ ہیں، ان کے باپ محبوب خدا مصطفیؐ ہیں، ان کے باپ ہارون وقت ہیں، ان کے باپ انبیاء صفت ہیں، ان کے باپ باب العلم ہیں، ان کے باپ باب اللہ ہیں، ان کے باپ وصی رسولؐ ہیں، ان کے باپ ولی مقبول ہیں، ان کے باپ مولائے امت ہیں، ان کے باپ برادرِ آنحضرت ہیں، ان کے باپ امام المتقین ہیں، ان کے باپ امیر المومنینؑ ہیں، ان کی ماں سیدہ عالمینؑ ان کی ماں سیدہ زنان امت، ان کی ماں سیدۂ زنان جنت، ان کی ماں انسانی حور، ان کی ماں عصمت کی شمع طور، ان کی ماں ماہ طلعت ہیں، ان کی ماں آفتاب صورت، ان کی ماں فرشتۂ دوراں، ان کی ماں مریم زماں، ان کی ماں محمدؐ کی بیٹی، ان کی ماں نبی کی دختر، ان کی ماں محمدؐ صورت، ان کی ماں محمد سیرت، ان کی ماں مورد آیۂ تطہیر، ان کی ماں مصداق سورۂ تنویر، ان کی ماں محمدؐ کی جائی، ان کی ماں محمدؐ کی مائی، ان کی ماں فاطمہؑ ان کی ماں خیر النساء، ان کی ماں زہراؑ، ان کی ماں ام محمدؐ۔

حسینؑ بن علیؑ کی تعریف مجھ سے کیا ہوسکتی ہے، حسینؑ بن علیؑ کی توصیف مجھ جیسے سے کہاں ممکن، ہاں ان کے نانا اور میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان کی عظمت وجلالت جو بیان فرمائی ہے، اوران کی تعریف وتوصیف جو فرمائی ہے اس کا کچھ حصہ بیان کئے دیتا ہوں!

۱۔ حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں

(طبرانی، بیہقی، حاکم وشیرازی وابن عساکر)

۲۔ حسنینؑ بہشتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(احمد، ترمذی، نسائی، حاکم وطبرانی)

۳۔ حسنینؑ کا سردار جوانانِ جنت ہونا جبریل نے بیان کیا ہے۔

(بخاری واحمد ترمذی ونسائی وحاکم)

۴۔ حسنینؑ میرے دو دنیاوی پھول ہیں۔

(ترمذی، بخاری وطبرانی ونسائی)

۵۔ حسنینؑ میرے لخت جگر اور میری دختر کے دونور نظر ہیں

(ترمذی ابن حبان)

۶۔ حسنینؑ سبطین ہیں

(بخاری، ترمذی وابن ماجہ وحاکم)

۷۔ خداوندا! حسینؑ کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ۔

(ترمذی وحاکم، وابن حبان)

۸۔ حسنینؑ کا دوست میرا دوست، ان کا دشمن میرا دشمن ہے

(احمد، ابن ماجہ، حاکم)

۹۔ خداوندا! یہ دونوں میرے پیارے ہیں تو بھی انہیں پیار کر اور ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ۔

(ترمذی، طبرانی وابن شیبہ)

۱۰۔ محب حسنینؑ میرا محبوب ہے میرا محبوب محبوب خدا ہے اور خدا اپنے محبوب کو بہشت دیتا ہے۔

(حاکم وطبرانی وابونعیم)

۱۱۔ دشمن حسنینؑ کو میں دشمن رکھتا ہوں میں جس کو دشمن رکھوں خدا اس کا دشمن ہے اور اس کو خدا واصل جہنم کرتا ہے۔

(ابونعیم، حاکم، طبرانی)

۱۲۔ حسنینؑ زینت بخش جہاں ہیں۔

(طبرانی وخطیب وابن عساکر)

۱۳۔ نانی، نانا، ماں، باپ، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں کے پیش نظر جو لوگ افضلِ خلق ہیں وہ حسنینؑ ہیں ان کا نانا میں، ان کی نانی خدیجہ، ان کا باپ علیؑ، ان کی ماں فاطمہؑ، ان کا چچا جعفر طیارؑ، ان کی پھوپھی ام ہانی، ان کی خالہ، رقیہ وزینب، ان کے ماموں قاسم بن محمدؐ ہیں، ان کا نانا جنتی، ان کی نانی جنتی، ان کا باپ جنتی، ان کی ماں جنتی، ان کا چچا جنتی، ان کی پھوپھی جنتی، ان کا ماموں جنتی، ان کی خالائیں جنتی، اور یہ جنتی اوران کے دوستاں جنتی ہیں۔

(طبرانی وبیہقی وابن عساکر)

۱۴۔محب حسینؑ محبوب خدا ہے۔
(طبرانی وابن عساکرواحمد بن حنبل وابن شبیہ)
۱۵۔حسنینؑ عرش کے دو گوشوارے ہیں۔ (طبرانی)
۱۶۔محب حسینؑ محب رسولؐ اللہ ہیں۔(طبرانی)
۱۷۔خداوندا! میں حسنینؑ کومحبوب رکھتا ہوں تو بھی اس کو محبوب رکھ۔ (حاکم)
۱۸۔محبوب ترین اہلبیت میرے حسنینؑ ہیں۔(ترمذی)
۱۹۔علیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ سے فرمایا''تم سے جولڑے گا اس سے میں لڑوں گا، جوتمہارا دوست ہوگا میں اس کو دوست رکھوں گا
(طبرانی،ترمذی،ابن ماجہ وحاکم)
۲۰۔ہم اولاد عبدالمطلب سرداران اہل جنت ہیں، میں، حمزہ،علیؑ جعفرؑ،حسنؑ،حسینؑ اور مہدیؑ۔ (ابن ماجہ وحاکم)
۲۱۔سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے۔میں، علیؑ وفاطمہؑ،حسنؑ وحسینؑ ہیں اور ہمارے محب ہمارے عقب میں
(حاکم)
۲۲۔میں،علیؑ فاطمہؑ اور حسنینؑ حضیرہ قدس میں ہوں گے جس کی چھت عرش رحمن ہوگا۔ (طبرانی)
۲۳۔ ہر حائضہ اور جنبی کی آمد ورفت میری مسجد سے حرام ہے سوائے میرے،علیؑ کے، فاطمہؑ کے،حسنینؑ کے۔(بیہقی وابن عساکر)
۲۴۔ بہترین ذکورعلیؑ ، بہترین اناث فاطمہؑ اور بہترین جوان حسنینؑ ہیں۔ (خطیب وابن عساکر)
۲۵۔جس نے علیؑ فاطمہؑ وحسنینؑ سے محبت کی وہ میرا محب ہے جس نے عداوت رکھی وہ میرا دشمن ہے۔
(طبرانی وابن عساکر)
۲۶۔جس نے حسنینؑ کو اور علیؑ وفاطمہؑ کو دوست رکھا ، وہ میرے درجۂ جنت میں میرے ہمراہ رہے گا۔ (طبرانی)
۲۷۔جس نے میرے اہلبیت کو ایذادی اس نے خدا کو ایذادی۔ (ابونعیم)
۲۸۔ہم اہلبیت سے جس نے دشمنی کی وہ جہنمی ہے۔
(حاکم)
۲۹۔جس نے ہم اہل بیت سے دشمنی کی اور حسد کیا وہ حوض کوثر سے آتشیں کوڑوں کے ذریعہ ہانک دیا جائے گا۔
(طبرانی)
۳۰۔احادیث کساء مرویہ ترمذی وطبرانی وحاکم وطبری و طحاوی وبیہقی بن حنبل وابن ابی حاتم وابن ابی شیبہ وابن ابی ماجہ و نسائی وابن ابی مردویہ وغیرہم سے واضح ہے کہ خود آنحضرت نے حضرت علیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ پر اپنی چادر اڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہی میرے اہل بیت ہیں۔''
۳۱۔حسنینؑ میرے فرزند اور فاطمہؑ کے نوردیدہ ہیں۔
(ترمذی)
۳۲۔ حضرت عمر کہتے ہیں میں نے حسنینؑ کو دوش آنحضرت پر دیکھ کر کہا اچھی سواری ملی ۔فرمایا سوار بھی اچھے ہیں ۔ (عبدالرزاق وابن شاہین)
۳۳۔ آنحضرتؐ حسینؑ سے فرمایا کرتے ''بیٹا میرے دوش پرسوار رہو'' (طبرانی)
۳۴۔ابن زبیر کہتے ہیں میں نے بارہا دیکھا کہ آنحضرتؐ جب سجدے میں ہوتے توحسینؑ آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے تھے اور جب تک حسینؑ اتر نہ جاتے آنحضرتؐ سجدے سے سر اٹھاتے نہ تھے۔ (طبرانی وابن سعد امام احمد بن حنبل)
۳۵۔آنحضرتؐ اپنی زبان مبارک حسینؑ کو بارہا چوسایا کرتے تھے اوران کی زبان مبارک کوخود چوسا کرتے تھے۔
(ابن سعد)
۳۶۔آنحضرتؐ حسنینؑ کو دیکھ کر فرمایا کرتے بیٹا! تم وہ ہو جس پر سے میں نے ابراہیمؑ کو نثار کیا ہے۔
(غایت السئول وکفایۃ الکلبی)
۳۷۔حسنینؑ اوران کی اولاد کی تعظیم کے لئے اٹھا کرو۔
(ابن عساکر)
امام حسینؑ ان کے بھائی امام حسنؑ ، ان کے باپ علیؑ بن

ابی طالب اوران کی والدہ فاطمہ علیہم السلام آنحضرتؐ کے حقیقی اہل بیت، آنحضرت کے قطعی عزیز، آنحضرت کا کنبہ، آنحضرتؐ کے گھروالے ، آنحضرتؐ کی آلؑ ، آنحضرتؐ کی اولاد ، آنحضرتؐ کے لخت دل، آنحضرت کے جگر پارے، آنحضرتؐ کا خون ، آنحضرت کا گوشت پوست ، آنحضرت کے روح رواں اور آنحضرت کے جان ودل ہیں ۔ آیت مباہلہ میں ابنائنا حضرت حسنینؑ، نسائنا میں صرف حضرت فاطمہؑ اور انفسنا میں صرف علیؑ عنداللہ وعندالرسولؐ مقصود ومطلوب ہیں ۔ اِنَّما یُرِیْدُاللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً ۔ کے موردو مصداق قول وفعل پیغبر سے یہی چارتن تھےاوران پر چادراڑھانے کے بعد آنحضرت کا **اللھم ھٰؤلاء اھل بیتی اللّٰھم ھٰؤلاء الیٰ** ۔فرمانا بالتواتر مروی وثابت ہے ۔اور ۲۵ صحابہ اس کے راوی ہیں، نزول آیۂ مودت کے بعد صحابہ کے اس سوال پر کہ حضور کے وہ کون قرابتی ہیں جن کی مودت ہم پر اس آیت سے فرض ہوچکی ہے تو فرمایا وہ علیؑ و فاطمہؑ وحسنینؑ ہیں نزول آیہ **واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض** ۔ کے بعد بھی تفسیر آیت فرماتے ہوئے زبان وحی ترجمان نے ان ہی چارتن کو علیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ کو ہی اپنا اولی الارحام کہا تھا یک صدو پنجاہ احادیث ثقلین مرویہ مسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ وحاکم واحمد بن حنبل وطبرانی وطحاوی البغوی و عبدالرزاق وابن راہویہ و بزار وابن عقدہ دولابی وسیوطی وابن جریر طبری وغیرہم سے ثابت ہے کہ دو ثقلین یا بروایت دیگر دوخلیفوں سے ایک قرآن مجید اور دوسرے علیؑ اوران کے فرزندان حضرات حسنینؑ ہیں ۔اسی پر حضرت علیؑ نے فرمایا بھی ''انا احدالثقلین'' اورامام حسنؑ سے فرمایا ''**نحن احدالثقلین الذات خلفھما جدی فی امّۃ**'' اس حدیث کی روایت ۸۳ صحابیوں نے کی ہے اور حدیث متواتر ہے ان عناصر اربعہ نبوت کی عظمت خداہی جانتا ہےاوراس کا رسول یہ عرشی منزلت کہاں اور ہم خاک نشین کہاں؟

رہی عزاداری امام حسینؑ، اس پر آئے دن کی بڑی لے دے ہورہی ہے ۔بعض کہتے ہیں یہ بدعت ہے بعض کہتے ہیں تین روز سے زیادہ سوگ کسی کا حرام ہے اور بعض کہتے ہیں غم حسینؑ ایجاد یاراں ہے، غرض کہ جتنے منہ اتنے اعتراض، جتنی زبانیں اتنی ہی باتیں ہیں ۔اس کا ایک الزامی جواب یہ ہے کہ جہاں جمعیۃ علماء ہند یوم محمد علی، یوم گاندھی، یوم شہید گنج، یوم فلاں اور یوم چناں منارہی ہے ۔اوراس کو جائز ومباح تصور کررہی ہے وہاں یوم حسینؑ اور عاشورا بھی منایا جائے تو کیا ہرج ہے ۔کیا امام حسینؑ اس کے بھی مستحق نہیں ۔

دوسرا جواب حدیث وتاریخ سے یہ ہے کہ واقعۂ کربلا کے ۵۵ رسال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امر ناشدنی کا بار بار ذکر فرماتے ہوئے خود زار زار رویا کرتے تھے اور سامعین کو بھی رلایا کرتے تھے ۔جب کہ حسینؑ ہنوز آپ کی گود میں پرورش پارہے تھے ۔حضرت جبرئیل ومیکائیل ملک العصرو دیگر مقرب ملائکہ بھی آنحضرتؐ کو اس واقعہ ہائلہ کی نصف صدی پہلے ہی خبر دیتے رہے ۔اور آنحضرتؐ کو رلاتے رہے بلکہ کربلا کی خاک بھی پیش کی اور آنحضرتؐ نے اس کو سونگھا اور خوب روئے اور حضرت ام سلمہؓ کے پاس رکھوا کر فرمایا جس دن یہ خاک تازہ خون ہوجائے گی اس دن حسینؑ شہید ہوگا ۔آنحضرتؐ کا قبل از واقعہ یہ عزاداریٔ حسینؑ فرمانا احادیث مرویہ عبداللہ بن احمد وابن عساکر وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن سعد وابن راہویہ وابونعیم وبیہقی وطبرانی وبغوی از حضرت ام سلمٰی واحادیث ومرویہ ابن سور وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابو العلی وطبرانی وضیاء مقدسی از سیدنا علی واحادیث مرویہ حاکم وابوداؤد وبیہقی از حضرت ام الفضل واحادیث رویہ ابن سعد وطبرانی وخلیلی از حضرت عائشہ واحادیث ابن سعد وملا از ابی سلمہ واحادیث مرویہ ابو العلی وعقیلی وطبرانی از حضرت زینب بنت جحش واحادیث مرویہ ابوحاتم وابن حبان واحمد بن حنبل وابونعیم وبیہقی از حضرت انس واحادیث مرویہ بغوی وابن السکن و بادردی

وابن مندہ وابن عساکر از حضرت انس بن حارث واحادیث مرویہ احمد بن وعبدالرزاق و ابن سعد وابن طبرانی واز حضرت ابوامامہ واحادیث مرویۂ عبدالرزاق و ابن عساکر ودیلمی از حضرت ابن عمرو معاویہ سے ثابت ومروی ہے۔

خاص کر روز واقعۂ کربلا یعنی عاشورا کے دن آنحضرت کا عالم روحانیت اعلی سے بہ نفس نفیس میدان کربلا میں تشریف فرما ہونا اور خون شہدا شیشے میں جمع کر کے اسی دن مدینہ منورہ میں حضرت ام سلمہ کو مکہ معظّمہ میں حضرت ابن عباس کو۔ اور دمشق میں حضرت عامر بن سعد کو بعالم رویا دکھانا اور شہادت امام حسینؑ کی انھیں خبر دینا اور اپنا حال پریشاں انھیں معائنہ کرانا ترمذی واحمد بن حنبل و حاکم بیہقی ابن ابی الدنیا قرطبیؒ طبرانی وغیرہم کی روایات سے ثابت ومروی ہے۔

اس واقعۂ ہائلہ پر انبیاء، اولیاء، اصفیاء، اجنّہ صحابہ طیور ووحوش کا اندوہ و بکا کرنا اور جنات کا اور مخدرات اہل بیت کا امام پر مرثیہ خوانیاں کرنا سنن ابن السکن مدارج محدث دہلوی، سیرت ابن ہشام، حلیہ ابونعیم، کتاب السفہ ابوالشیخ و محدث جلیل ابوعبداللہ الحاکم وابن ابی حاتم کی تاریخ میں بکثرت مروی ہے اور آسمان وزمین وآبار فلکیہ کا اظہار رنج والم، حضرت ام سلمہ نفر بہ اور سید ابوسعید خدری جابر بن عبداللہ، عیسی بن حارث کمندی، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس، امام زین العابدینؑ، محمدؑ بن علیؑ بن ابی طالب، ہشام بن عروہ، امام ابوحنیفہ، امام شعبی، عطا بن ابی ریاح اور زبیر بن بکار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے۔

رہا امت مرحومہ کا امام ہمام پر سال کے سال رونا اور نوحہ کرنا حدیث مرفوع امالی بن علی سے ثابت ہے کہ زیاد بن مندر نے سعید بن جبیر سے انھوں نے حضرت عباس سے روایت کی کہ حضرت علیؑ نے ایک دن آنحضرتؐ سے عرض کیا معلوم ہوتا ہے کہ حضور عقیل کو بہت چاہتے ہیں۔ فرمایا ان سے دہری محبت ہے۔ ایک تو میری ذاتی ہے اور دوسرے میرے چچا ابوطالب کی چاہت کی وجہ سے ہے۔ اے ابوالحسنؑ میرے بعد ایک دن آئے گا کہ میرے حسینؑ شہید پر سے عقیل کا بیٹا سب سے پہلے قربان ہوگا۔ ان شہداء کے غم میں مومنین ہر سال رویا کریں گے۔ اور ملائکہ مقربین ان شہیدوں پر درود وسلام عرض کیا کریں گے۔ یہ فرما کر آنحضرت اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے دامن اطہر تر ہو گیا۔ (امالی ابن علی المحدث)

نیز محدث جلیل اور مفسر نبیل علامہ فخر الدین علی بن الحسین الواعظ الکاشفی صاحب تفسیر حسینی اپنی کتاب ''روضۃ الشہداء'' میں حضرت انس بن مالک سے روایت کی کہ روز ولایت امام حسینؑ حضرت جبرئیل نے آنحضرتؐ کو مبارکباد بھی دی اور تعزیت بھی ادا کی۔ فرمایا تعزیت کیسی؟ عرض کیا جب آپ اور ان کے والدین دنیا میں نہ ہوں گے یہ آپ کے حسینؑ بے آب ودانہ آپ کی امت کے ہاتھوں قتل ہوں گے، آنحضرتؐ زار زار رونے لگے اور فرمایا پھر حسینؑ پر روئے گا کون؟ جبرئیل نے کہا آپ کی امت ہر سال رویا کرے گی۔ آپ کے علاوہ حضرت محبوب الٰہی شیخ الاسلام بابا فرید سے ''راحت القلوب''، مجلس بست ویکم، ص ۲۲۴ میں اسی روایت کو نقل فرمارہے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ عزاداری حسینؑ ہر سال محرم میں ہوا کرے گی، اور حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ''غنیۃ الطالبین''، ج ۲، ص ۳۸ مصری میں فرماتے ہیں۔ ''**اخبرنا ابو نصر عن والدہ باسنادہ عن ابی السامۃ عن الامام الھمام ابی عبداللہ الجعفر بن محمد بن علی بن الحسین علیھم السلام قال ھبط علیٰ قبر الحسین بن علی بن ابی طالب یوم اصیب بہ سبعون الف ملک یبکون علیہ الیٰ یوم القیامۃ۔**''

جب فرشتوں کا امام ہمام پر تا قیامت روتے رہنا حضرت محبوب سبحانی کی روایت سے ثابت ہے اور احادیث حضرت ابن

(بقیہ صفحہ ۷۰ پر-----------------)

غنچہ دہن علی اصغرؑ

عالیجناب شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری

حضرت علی اصغرؑ وہ غنچۂ ناشگفتہ تھے جو کربلا کی سخت دھوپ میں تیر کھا کر مسکرائے۔ ادھر یہ غنچہ کھلا ادھر مرجھا گیا اور وہ بچہ جاتے جاتے سبق دے گیا کہ دنیا بس اتنی ہی ہے۔

قول و عمل کی ہم آہنگی اور زہر آلود آلۂ حرب سے شہادت رسولؐ اور ان کے گھرانے کا مسلمہ تاریخی شعار ہے حضرت علی اصغرؑ کا سن چھ مہینہ کا۔ ان کا تبسم، ان کا قول شہادت ان کا عمل سوچئے تو کس طرح اور کب یہ عملیہ سچا اترتا ہے۔

حضرت علی اصغرؑ کے متعلق اس سے مختصر اور پر درد اور ہمیشہ یاد رکھنے والی بات پھر نہ سننے میں آئی جو یادش بخیر خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ ایک مجلس میں فرما گئے جس کو سن کر لوگ اپنے اپنے گھر روتے گئے اور وہ بات یہ تھی کہ اگر علی اصغرؑ شہید نہ ہوجاتے تو اسیران اہلبیتؑ کے ہاتھ رسن بستہ ہونے کی حالت میں یہ بچہ کیسے ہاتھ پر لیا جاتا۔

سچ تو یہ ہے کہ واقعہ کربلا میں شہادت علی اصغرؑ کو جو بے نظیر اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اس سے تاریخ کربلا میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی۔ اس معصوم اور بے زبان بچے کی شہادت کی وجہ سے کوئی جواب دنیا کے پاس نہیں رہ گیا اب جتنا جی چاہے کربلا کی جنگ پر سوچ سوچ کر اعتراض کیا جائے مگر دنیا کے تمام مورخ اور منصف مزاج مل کر پوچھتے ہیں کہ علی اصغرؑ کو جب خلق عظیم سکھانے والے رسولؐ کے حقیقی نواسے امام حسینؑ نے کھلے میدان میں ہاتھوں پر بلند کر کے بچے کی تشنگی اور بے گناہی کا تاریخی ورق دنیا کے سامنے پیش کر دیا تو پھر اس کو تیر سے کیوں شہید کیا۔

آج دنیا کے مورخ خصوصاً یورپ کے ممالک صائب الرائے اور حقیقت شناس مورخ متفق ہیں کہ حضرت امام حسینؑ اپنے زمانے کے سب سے بڑے ماہر سیاست تھے۔

حضرت علی اصغرؑ کے پانی کی حجت تمام کرنے کے لئے جھولا خالی کر کے میدان میں لانے سے اتنے سیاسی، مذہبی اور اخلاقی سبق امام حسینؑ اور حضرت علی اصغرؑ صفحہ عالم پر چھوڑ گئے کہ قیامت تک کتابیں صرف اس واقعہ پر لکھی جائیں ہزاروں صحیفے اور نمبر نکالے جائیں مگر راز شہادت حل نہ ہوگا اور بیان قاصر رہ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مشت بعد از جنگ جب دشمن کچھ عرصے کے بعد چونکے تو یہ پیوند کہئے یا بھدّا رفو تاریخ کے پھٹے پرانے دامن میں یوں لگایا جانے لگا کہ خیمہ تک ایک تیر آجانے سے بچے کی شہادت ہوگئی۔

''تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو''

(ماخوذ از سرفراز لکھنؤ متاع رباب نمبر جون ۱۹۵۸ء رذی الحجہ ۱۳۷۷ھ ص ۴۸)

(صفحہ ۸۰ کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

عباس و حضرت انس بن مالک سے مومنوں کا سال کے سال رویا کرنا مصرح ہے اور کبار اولیائے امت کا اس سالانہ عزاداری امام حسینؑ کا کرنا مسلم الثبوت ہے، تو ہما و شما کی آئیں بائیں شائیں لغو اور نا قابل توجہ ہے۔

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۳۴۴